نئی نئی شادی ہوئی اور خاوند سے محبت نہ ہونے کی بنا پر طلاق کا مطالبہ کر دیا

متزوجة حديثا، وتشتكي من عدم محبتها لزوجها، وتريد الطلاق

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسيق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

نئی نئی شادی ہوئی اور خاوند سے محبت نہ ہونے کی بنا پر طلاق کا مطالبہ کر دیا

میری بہن کی شادی کو آٹھ ماہ ہوئے ہیں، اور اسے شکایت ہے کہ وہ اپنے خاوند سے محبت نہیں کرتی اس لیے طلاق چاہتی ہے، حالانکہ اس کا خاوند ايك اچھے اخلاق والا اور صاحب علم اور نوجوانوں میں افضل ہے، میرا سوال یہ ہے کہ ان دونوں کی اصلاح کے لیے آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں، یا کہ ان کے لیے طلاق ہی مناسب ہو گی ؟

الحمد لله:

جب آپ نے بیان کیا ہے کہ وہ نوجوان اخلاق اور علمی طور پر سب سے افضل ہے، تو پھر ہماری یہی نصیحت ہے کہ اسے صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور وہ طلاق طلب کرنے میں جلد بازی مت کرے، کیونکہ حالات میں تبدیلی پیدا ہو کر اسے محبت ہو جائیگی.

آپ کی بہن کو اس کے اسباب تلاش کر کے اس کے علاج کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ ہو سکتا ہے اس کا سبب خاوند کے بعض تصرفات ہوں، یا پھر خاوند اپنی بیوی میں دلچسپی نہ لیتا ہو اور دوسری طرف مشغول ہو...

اس لیے آپ خاوند کے ساتھ آہستہ آہستہ کوشش کریں کیونکہ ہو سکتا ہے اس کو اپنی غلطی کا احساس ہی نہ ہوا ہو اس لیے اسے غلطی پر متنبہ کرنے کی ضرورت ہو.

اور اگر اس کے خاوند میں کچھ صفات یا پھر ایسے تصرفات ہوں جسے اس کی بیوی پسند نہ کرتی ہو تو اسے انہیں ان کے مقابلہ میں برداشت کرنی چاہیں جو اس میں خیر و بھلائی پائی جاتی ہے، کیونکہ کوئی بھی ایسا شخص نہیں جس میں ہر چیز کامل ہو.

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومن مرد مومنہ عورت سے بغض نہیں رکھتا، اگر وہ اس کی کسی بات اور کام کو ناپسند کرتا ہے تو پھر وہ اس کے کسی دوسرے اخلاق سے راضی ہو گا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (١٤٦٩).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یعنی خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی سے ناراض مت ہو کیونکہ اگر بیوی میں کوئی برا اخلاق پایا جاتا ہے تو اس میں ایسا بھی اخلاق ہو گا جسے خاوند پسند کرتا ہے، مثلا وہ زبان دراز تو ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ دین والی اور خوبصورتی و جمال کی مالك ہو یا پھر نرم دل ہو " انتہی

ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ: مومنہ عورت کو ایمان اس پر ابھارتا ہے کہ وہ اچھی خصلتوں کو استعمال کرے جسے مومن شخص پسند کرتا ہے، تو اس طرح وہ ایسی چیز بھی برداشت کر لےگا جسے ناپسند کرتا ہو " انتہی

دیکھیں: کشف المشکل (١٠٤٤).
قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس میں اشارہ ہے کہ کوئی دوست بغیر عیب کوئی نہیں، اور اگر کوئی شخص عیب سے بری ہونا چاہتا ہے تو وہ بغیر دوست کے رہ جائیگا، اور کوئی بھی انسان خاص کر مومن تو خصال حمیدہ سے خالی نہیں رہتا اس لیے اسے ان خصال حمیدہ یعنی اچھے اخلاق کا خیال کرنا چاہیے " انتہی

دیکھیں: مرقاۃ المفاتیح (١٠ / ١٨١).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ نیکیوں اور برائیوں کے مابین موازنہ ہے، اللہ محفوظ رکھے بعض لوگ تو برائیوں کو دیکھتے ہیں اور اس پر حکم لگا دیتے ہیں، لیکن وہ نیکیوں کو بھول جاتے ہیں.

اور بعض لوگ نیکیوں کو دیکھتے ہیں لیکن برائیوں کو بھول جاتے ہیں، لیکن عدل و انصاف تو یہ ہے کہ انسان ان دونوں کے مابین مقارنہ اور موازنہ کرے، اور عفو و درگزر اور معافی کی طرف مائل ہو.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی لوگوں کو معاف کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں، اس لیے اگر آپ کے دل میں کسی شخص کے بارہ میں بغض ہو تو آپ اس کی نیکیوں اور اچھائیوں کو یاد کر کے اپنے بغض کو دور کرنے کی کوشش کریں.

کیونکہ ہو سکتا ہے آپ اور اس کے مابین غلط فہمی ہو یا سوء معاشرت، یا معاملہ میں غلط فہمی، لیکن وہ شخص اچھا اور فاضل اور لوگوں کے ساتھ احسان کرنے اور خیر و بھلائی کو پسند کرنے والا ہو.

آپ اس کی یہ اچھائیاں یاد رکھیں تا کہ اس نے آپ کے ساتھ جو برا معاملہ کیا ہے وہ اس نیکیوں کے پہلو میں چھپ جائے " انتہی

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (١٨٢٧).

اور شیخ کا یہ بھی کہنا ہے:

" حاصل یہ ہوا کہ:
انسان کو چاہیے کہ جس کے ساتھ اس کا ازدواجی تعلق ہو یا پھر دوستی ہو یا خرید و فروخت کا معاملہ وغیرہ ہو تو وہ اس کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کرے، جب وہ اس کے کسی اخلاق سے ناراض ہو، یا پھر کسی

معاملہ میں اس سے برا سلوك كر بيٹھے تو اسے دوسری جانب نیکیوں کو مدنظر رکھ کر ان میں موازنہ کرنا چاہیے، کیونکہ یہی وہ عدل و انصاف ہے جس کا اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے " انتہی

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (٣٢٤).
اور پھر اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

{ اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہو، اللہ تعالی خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے }البقرۃ (٢١٦).

اور ایك مقام پر ارشاد ربانی ہے:

{ اور ان (بیویوں) کے ساتھ اچھے طریقہ سے بود و باش اختیار کرو، اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس میں خیر کثیر پیدا کر دے }النساء (١٩).

لہذا انسان نہیں جانتا کہ اس کے لیے خیر و بھلائی کہاں رکھی ہے ؟

اور اکثر ہوتا ہے کہ خیر تو وہیں سے ملتی ہے جس کے بارہ میں انسان کا گمان ہوتا ہے کہ یہ شر ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:
" بندہ اپنے نفس کی ہر مصلحت نہیں چاہتا چاہے اسے اس کے اسباب کا بھی علم ہو جائے تو وہ ظالم ہے، اور اللہ تو اپنے بندے کی مصلحت چاہتا ہے، اور وہ اسے اس کے اسباب کی جانب لے جاتا ہے.

ان کے بڑے اسباب میں سے یہ ہیں:

بندہ جسے ناپسند کرتا ہے؛ کیونکہ اس کی مصلحت اس میں ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے، اور یہ واجب میں کئی گناہ زیادہ ہے " انتہی

دیکھیں: مدارج السالکین (۲ / ۲۰۵).

اس لیے بیوی کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لے اور اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کرے کہ وہ اس کے اور خاوند کے مابین موافقت پیدا کرے، اور انہیں خیر و بھلائی پر جمع کرے، اور اسے شیطان مردود سے پناہ بھی مانگنی چاہیے، کیونکہ ہو سکتا ہے جو کچھ وہ پا رہی ہے وہ شیطانی وسوسہ ہو، اور اس کا کوئی صحیح سبب نہ ہو.

کیونکہ شیطان تو خاوند اور بیوی کے مابین جدائی اور علیحدگی کرانے پر حریص ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس عورت کا شرح صدر کرے، اور اسے اور اس کے خاوند کو خیر و بھلائی پر جمع کرے

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (۱۰۲٦۳۷) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .